اپنی تبلیغی زندگی میں لگ بھگ اسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا تھا جو بعد پیغمبر علیؑ ابن ابی طالبؑ کے سامنے آئی تھی ۔ ان تمام انبیاء کی سیرت سے قرآن مجید کی روشنی میں یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جب قوم نے مدد نہ کی اور مددگار نہ ملے تو یا تو ان معصوم ہستیوں نے اپنی امت سے حالات کے سازگار ہونے تک کنارہ کشی اختیار فرمالی یا کم از کم اپنی اس کنارہ کشی کی تمنا کو بارگاہ ایزدی میں دعا کی شکل میں پیش فرمایا۔

سیرت انبیاء سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ نمائندگان الٰہی کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا کہ اگر بات سننے والے نہ ہوں، مددگار نہ ہوں تو وہ بھی امت کو اس کے حال پر چھوڑ کر کنارہ کشی اختیار کرلیتے ہیں ۔ پھر کیا ہے کسی مسلمان میں یہ طاقت کہ وہ اس علاحدگی کو منصب نبوت سے علاحدگی قرار دے؟

جس طرح رسول خداؐ نے علیؑ سے یہ عہد لیا تھا کہ مددگار ہوں تو تلوار کھینچنا ورنہ صبر کرنا اسی طرح خود خدا نے پیغمبرؐ سے یہ عہد لیا تھا کہ انصار ہوں تو تلوار کھینچی جائے ورنہ صبر کیا جائے۔

فرق صرف اتنا ہے کہ پیغمبرؐ کے عہد نامہ کو ایک باقاعدہ شکل حاصل تھی اور خدا کا پیغمبر سے عہد نامہ قرآن مجید کی مختلف آیات کو جوڑ دینے سے بن جاتا ہے۔قرآن مجید میں کچھ آیتیں وہ ہیں جن میں تلقینِ صبر کی گئی ہے۔

جیسے "**فاصبر وما صبرك الذی بالله** ۔" **فاصبر علیٰ مایقولون**۔ وغیرہ اور کچھ وہ ہیں جن میں جہاد وقتال کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسے "**جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ**۔" اور "**قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم** "وغیرہ

ادنیٰ غور سے ہی یہ بات ظاہر ہوجاتی ہے کہ تلقین صبر والی آیتوں کا اس زمانے سے تعلق ہے جب مددگار نہ تھے اور تلقین جہاد والی آیتوں کا تعلق اس زمانے سے ہے جب کچھ نہ کچھ مددگار مل گئے تھے۔علیؑ کی سیرت بھی سیرت نبیؐ کا آئینہ تھی پیغمبرؐ نے اعلان نبوت کیا مگر مکہ میں مددگار نہ تھے۔تو تلوار نہ کھینچی مدینہ میں انصار ملے جن میں بہرحال کچھ پرخلوص بھی تھے تو تلوار کھینچ لی، علیؑ کو مدینہ میں انصار نہ ملے تو زبانی احتجاج پر اکتفا کی اور جب جمل، صفین اور نہروان میں مددگار مل گئے جن میں کچھ واقعی خلوص کے حامل تھے تو تلوار کھینچ لی۔ نبیؐ کا خاموش رہنا بھی اسلام کے لئے اور تلوار کھینچنا بھی اسلام کے لئے، علیؑ کا تلوار نہ کھینچنا بھی اسلام کے لئے تھا اور تلوار کھینچنا بھی اسلام کے لئے۔

(ماخوذ از سرفراز رجب نمبر ۱۹۸۸ء صفحہ نمبر ۸۹)

۞۞۞

حمد خدائے دوجہاں

محترمہ ندیؔ الہندی

خلاق جہاں میں بھی تری خلقت ہوں
تیری نگہہ لطف سے باعزت ہوں

تیرا ہی کرم ہے کہ مکرم ہوں میں
ہے رحم ترا یہ کہ بصد شوکت ہوں

ہر صبح و مسا تیرے، پیمبرؐ کے ترے
زیرِ کرم و مرحمت و رحمت ہوں

تیرے ہی نمائندوں کی مدحت کے طفیل
مشہور جہاں، معتبر خلقت ہوں

احمدؐ کی نواسیوں کی، بیٹی کی قسم
پردے ہی میں رہ کر تو میں باعظمت ہوں

۞۞۞